M.A.ISLAMIC STUDIES SEMISTER (1)PAPER (104)

TOPIC:SIR SYED KE KALAMI MABAHIS ..

DATE :15/06/2021

TIME 10:00-11.00

BY DR .MUMTAZ ALAM RAZVI

سرسید احمد خان کے کلامی نظریات

سرسید احمد خان نے فطرت اللہ کا مفہوم بیان کیا کہ یہاں فطرت سے مراد خدا کی قدرت ہے جو کائنات میں کارفرما ہے بعد میں وہ خدا کی قدرت کی جگہ صرف قدرت کی اصطلاح استعمال کرنے لگے پھر قانون قدرت کا لفظ استعمال کرنے لگے اور ان کا خیال تھا کہ کائنات میں کچھ ایسے قوانین کارفرما ہے جو غیر متبدل ہے اور انسانی تدریجی طور پر اس کو دریافت کرسکتا ہے اس وقت جبکہ اس کے خالق نے اس کے اندر جو صلاحیت ودیعت کی اس کے ذریعے قوانین قدرت کا ادراک کر سکے

نیکی اور بدی کے بارے میں اسلامی نظریہ یہی رہا کہ نیکی سے اللہ تعالی خوش ہوتا ہے اور جنت عطا کرتا ہے بدی سے اللہ تعالی ناراض ہوتا ہے اور دوزخ میں ڈالتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ نیکی کی جائے اور بدی سے بچا جائے۔سرسید احمد خان نے اس سلسلے میں اپنا نظریہ ظاہر کیا ہے کہ نیکی اور بدی جنت وجہنم کی وجہ سے نہ کی جائے بلکہ یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ اچھا کام کیا جائے اور یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ برے کام سے بچا جائے انہوں نے فطرت اور نیچر کی اصطلاح ایجاد کی ہے اس لئے سرسید احمد خان کو نیچری کہا جانے لگا اس پر وہ فخر بھی محسوس کرتے تھے انہوں نے کائنات کے ہر تغیر وتبدل میں کارفرما فطرت کے اصول پر غور وفکر کیا اور اپنے نظریات کی تعمیر نو اسی بنیاد پر کیا ان کا نظریہ مغرب کے لوگوں کی طرح تھا اور قدیم کلامی مباحث سے میل نہیں کھاتا تھا اس لئے اس دور کے علما نے ان کے نظریات کو اپنانے کے بجائے ان کی تردید کی جمال الدین افغانی نے بھی انہیں دہریہ قرار دیا

سرسید کا نظریہ وجود باری کے سلسلے میں

سرسید احمد خان کہتے ہیں:

وہ چیز جس پر یقین کرنے سے کوئی مسلم یا مسلمان کہلاسکتا ہے وہ توحید ہے جو شخص خدا کو برحق جانتا ہے اور اس کی توحید پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان ہے اور اسلام اسلام کا رکن اول اور رکن اعظم ہے خدا کے وجود پر انہوں نے دلیل دی ہے کہ کائنات کی ہر شئی ایک دوسرے پر منحصر ہے اس لئے ضروری ہے کہ یہ سلسلہ کسی ایک وجود پر منتہی ہو اور ضروری ہے کہ وجوٗ سبب یا علت پر منتہی ہو اور جس پر منتہی ہو وہی خدائے تعالی ہے

سرسید کا نظریہ نبوت کے بارے میں

مسئلہ نبوت کے سلسلے میں میں انہوں نے اپنی تفسیر اور دیگر مقالات میں سیر حاسل بحث کی ہے اور بغیر نبوت کی بحث کے علم الکلام کی کوئی اہمیت بھی نہیں رہ جاتی ہے اس لئے نبوتعلم کلام کی ایک اہم بحث ہے اس لئے شریعت کے احکام اللہ تعالی کے فرمان انسانوں تک اسی وسیلے سے پہنچتا ہے سرسید احمد کا قول اس سلسلے میں ہے کہ:

''نبی کا لفظ نبا سے مشتق ہے نبا کا معنی پیشنگوئی کرنے کے ہے لہذا یہودی ایسے شخص کو نبی کہتے ہیں جو بغیر نجوم یا کہانت کے پیشنگوئی کرتا ہے۔ مگر اسلام اس شخص کو نبی تسلیم کرتا ہے جس پر وحی نازل ہوئی اور نبوت ایک فطری قوت ہے اور جس انسان میں وہ قوت ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے اور جب مسئلہ نبوت اپنی پوری قوت کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو بعثت لکھتے ہیں اور اسی مسئلہ نبوت کو ناموس اکبر یا جبرئیل کہتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا عطیہ نہیں جو بغیر صلاحیت فطری کے کسی کو بخشا گیا ہو اور انبیاء کے گروہ کو ایک سمجھنا چاہیئے اور عام انسانوں میں اور انبیاء میں ملکہ نبوت فصل ہے''

انہوں نے نبوت کو فطری چیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

میں نبوت کو ایک فطری چیز سمجھتا ہوں نبی گو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی نبی ہوتا ہے النبی و لو کان فی بطن امہ. نبی جب پیدا ہوتا ہے تو نبی ہی ہوتا ہے اور جب مرتا ہے تو نبی ہی مرتا ہے یعنی نبوت درحقیقت میں ایک فطری چیز ہے جو انبیاء میں بمقتضائے فطرت کے مثل دیگر قوائے انسانی کے ہوتے ہیں جس انسان میں وہ قوت ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے اور جو نبی ہوتا ہے س میں وہ قوت ہوتی ہے

سرسید احمد خان نے شرک فی النبوۃ کی اصطلاح بھی استعما کرتے ہیں اور کہتے ہیں نبی کے علاوہ کسی اور انسان کی تابعداری کو باعث نجات یا ثواب جاننا شرک فی النبوۃ ہے ان کے بقول لوگوں کو جس طرح شرک فی التوحید سے بچنا ضروری ہے ایسے ہی شرک فی النبوۃ سے بھی چنا چاہیئے

وہ انبیاء پر وحی فرشتے کے ذریعے اترنے کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ فطرت سے کالی چیز دل اتاری یا ڈالی نہیں جا سکتی ہے ثابت ہوا کہ گویا اس ملکہ نبوت کا نام جبریل ہے اس کی تفصیل وہ کرتے ہیں

تمام مخلوق میں انسان ہو یا حیوان شجر ہو یا حجر سب میں خدا نے ایک فطرت رکھی ہے اور اس کے اثر بغیر کسی کے بتائے اور بغیر کسی سکھانے والے کے سکھائے اسی فطرت کے مطابق ہوتے رہتے ہیں اس ودیعت فطرت کو بعض علمائے اسلام نے الہامات طبعی کے نام سے موسوم کیا ہے مگر خدا نے اس کو وحی سے تعبیر کی

سرسید احمد خان انبیاء کے معجزے کہ منکر ہیں ان کا خیال ہے کہ

معجزہ کوئی چیز نہیں آسمانی کتابوں میں اس کا جو بیان آیا ہے وہ یا علامتی ہے یا استعاراتی یا محض داستانی ہے